سوال

میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ شریعت ایسی عورت کے بارہ میں کیا کہتی ہے جس کا عقد نکاح ہوچکا ہے اور رخصتی ان شاء اللہ ڈیڑھ برس بعد ہوگی، کیا اس عرصہ میں والدین کے گھر رہتے ہوئے بھی کوئی کام کرنے کے لیے مثلا گھر سے باہر جانے یا جہاں خاوند پسند نہیں کرتا وہاں جانے کے لیے خاوند کی اجازت لینا ہوگی یا پھر والد کی اجازت ہی کافی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جب بیوی خاوند کے پاس منتقل ہوجائے تو بیوی کو خاوند کی اطاعت کرنا اور اس سے اجازت لینا لازم ہے، اسی طرح خاوند پر بھی اس کے اخراجات برداشت کرنا واجب ہوجائینگے

لیکن جب تک رخصتی اور دخول نہیں ہوا اور بیوی ابھی اپنے میکے میں ہی رہ رہی ہے تو اس عرصہ میں خاوند پر بیوی کے اخراجات برداشت کرنا لازم نہیں، اور نہ ہی بیوی کے لیے خاوند کی اطاعت لازم ہوگی، بلکہ وہ اپنے والد سے اجازت حاصل کریگی، اور والد کی ہی اطاعت کریگی، لیکن جب عورت اپنے خاوند کے ہاں منتقل ہوجائے تو پھر والد کی بجائے خاوند کی اطاعت زیادہ واجب ہوگی

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا عقد نکاح کے بعد اور رخصتی سے قبل خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیوی کو کوئی کام کرنے کا حکم دے یا پھر کسی کام سے منع کرے، حالانکہ وہ ابھی اپنے میکے میں والدین کے پاس رہی رہی ہو، یا اسے کچھ امور میں خاوند کی اطاعت کرنے کا حق ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

جب بیوی ابھی اپنے والدین کے گھر ہے تو خاوند کو ایسا کرنے کا حق نہیں جب تک وہ خاوند کے گھر منتقل نہ ہوجائے، جب وہ اپنے میکے میں ہے اور رخصتی نہیں ہوئی تو وہ اپنے گھر والوں کے حکم میں رہےگی اور اس کے والدین کی اطاعت میں ہے، اس حال میں خاوند کے گھر منتقل ہونے تک خاوند کو بیوی پر حق نہیں ہے

وہ عورت اس شخص کی صرف بیوی ہے اسے کہیں اور شادی کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ یہ شادی ثابت ہے اور وہ شخص اس کا خاوند ہے جب رخصتی اور دخول میسر ہو وہ دخول کرلے گا، اس عورت کو اللہ کا خوف اور ڈر اختیار کرتے ہوئے ہر قسم کے حرام کام سے اجتناب کرنا ہوگا، لیکن خاوند کو یہ حق نہیں کہ وہ عورت اگر گھر سے باہر جانا چاہے تو اس سے اجازت لے، اور نہ ہی خاوند کو رخصتی اور دخول سے قبل بیوی کے والدین کے پاس ہوتے ہوئے کسی کام سے روکنے کا حق حاصل نہیں، کیونکہ وہ ابھی والدین کے گھر میں ہے اور خاوند کے گھر منتقل اور رخصتی ہونے تک والدین کی اطاعت میں ہے " انتہی

ماخوذ از : فتاوی نور علی الدرب شیخ رحمہ اللہ کی ویب سائٹ سے لیا گیا

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک شادی شدہ عورت اپنے والدین کے حکم سے گھر سے باہر گئی، کیا اس کے لیے خاوند کی اطاعت افضل ہے یا والدین کی اطاعت کرنا افضل ہوگی ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا :

"جب عورت شادی کرلے تو خاوند اس عورت کا اس کے والدین سے زیادہ مالک ہوگا، اس کے لیے خاوند کی اطاعت زیادہ واجب ہوگی "

حتی کہ شیخ الاسلام نے یہ کہا ہے :

" وہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر خاوند کے گھر سے باہر نہیں نکل سکتی، چاہے عورت کا والد یا والدہ یا کوئی اور بھی جانے کا حکم دیں تو بھی امت کے متفقہ فیصلہ کے مطابق خاوند کی اجازت کے بغیر باہر نہیں جا سکتی " انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (147/3).

اس سے یہ واضح ہوا کہ جب بیوی اپنے خاوند کے گھر منتقل ہوگی تو اس پر اپنے خاوند کی اطاعت لازم ہوگی، اور اس سے اجازت لینا لازم ہوگی

لیکن اگر ایک برس بعد دخول اور رخصتی پر اتفاق ہوا ہو تو اس عرصہ میں بیوی اپنے والد کے حکم کے ماتحت ہوگی، وہ اپنے والد کا حکم مانے گی اور والد سے ہی اجازت لے گی، لیکن بیوی کے لیے افضل و بہتر یہی ہے کہ وہ کوئی ایسا علم نہ کرے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہو، ایسا کرنا اس عورت کی عقل و دانش کی نشانی اور دلیل ہے اور مستقبل میں خاوند کی رغبات کو پورا کرنے کی استعداد کی پائی جاتی ہے اس لیے خاوند کو بھی چاہیے کہ اگر اس میں کوئی ممنوعہ کام نہ پایا جائے تو وہ بیوی پر سختی مت کرے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

119469